شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ایک تبلیغی مکتوب

قبرص کے عیسائی حاکم کے نام

(۱)

(ترجمہ:- از جناب مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث دار العلوم تقویۃ الاسلام - لاہور)

آٹھویں صدی ہجری کے نامور مجدد دین شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ نفع اللہ المسلمین بعلومہ کے کسی تعارف کی اب ضرورت نہیں رہی۔ دنیائے اسلام کے محقق علماء آپ کی تحقیقات بدیعہ سے مستفیض اور ان کے بہت سے نظریات کو قبول کرتے جا رہے ہیں۔

ساتویں صدی ہجری میں مسیحیت نے جب حضرت صلاح الدین ایوبی قدس اللہ روحہ کی تلوار سے میدان میں ہمیشہ کے لئے شکست کھائی تو اس نے اسلام پر قلمی حملے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ چنانچہ قبرص کے ایک پادری کی ایسی ہی کتاب کا دنداں شکن جواب شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح جیسی ضخیم کتاب لکھ کر دیا جو اپنے موضوع پر آج تک لاجواب ہے۔

امام ابن تیمیہ کے معاصر عہد کے علمی حلقوں میں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک شافعی قاضی القضاۃ علامہ ابو العباس احمد بن راشد الشافعی الملکاوی نے شرح صحیح مسلم امام نوویؒ فروخت کر کے الجواب الصحیح کا ایک نسخہ خرید کیا (الرد الوافر ص۱۴)

قبرص ہی کے ایک عیسائی حاکم کے نام شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ نے ایک تبلیغی مکتوب

تحریر فرمایا تھا، جو قبر صبیہ کے نام سے مصر میں متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے،
ہماری درخواست پر محترم جناب مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب دام مجدہ العالی نے
اس کا ترجمہ فرما دیا ہے تاکہ اردو دان طبقہ حضرت امام کے اس طرح کے معارف
سے بھی محروم نہ رہے　　　　(رحیق)

ہم خداوند کریم کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں جس کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل عمران کا معبود ہے اور ہمارا اس سے سوال ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں اور رسولوں پر رحمت نازل فرمائے بالخصوص ان الوالعزم انبیاء کو جو مخلوق کے سردار اور قوموں کے راہنما ہیں جن سے دوسرے تمام لوگوں سے الگ عہد و پیمان لئے گئے اپنے خاص صلوٰۃ و سلام سے نوازے ان اولوالعزم انبیاء کے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ نام ذکر کئے ہیں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسےٰ اور نبی کریم محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا	اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے وہی دین جاری
وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ	کیا جس کی حضرت نوح علیہ السلام کو وصیت
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ	کی اور اسے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہم
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا	نے تیری طرف وحی کی، ابراہیم، موسےٰ
الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ	اور عیسےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسی کا
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا	حکم دیا کہ سب مل کر اللہ تعالےٰ کے دین
تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ	توحید کو قائم کرو اور اس میں اختلاف کو جگہ نہ دو
اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ	آپ جس دین (توحید) کی طرف مشرکوں کو دعوت
اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (　　)	دے رہے ہیں یقیناً وہ ان کو سخت ناگوار ہے

اللہ تعالےٰ اپنی رسالت کے لئے جس کو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اور انہیں کو راہ حق پر چلنے کی توفیق دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا. لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا (۳۳ : ۸)

وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمام انبیاء سے عموماً اور آپ سے اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے خصوصاً عہد لیا یقیناً ہم نے ان اولوالعزم انبیاء سے بہت پختہ عہد لیا ہے تاکہ سچے لوگوں سے ان کی صداقت کے متعلق سوال کیا جائے اور اللہ تعالےٰ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

ہم اللہ تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ خاتم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی مخصوص رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جو اللہ تعالےٰ کے حضور قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام کے خطیب و امام ہوں گے۔ ان کے بغیر مخلوق کی سفارش کے لئے کوئی دم نہیں مار سکے گا۔ وہ رحمت اور جنگ دونوں کے نبی ہیں۔ ان کی ذات ستودہ صفات میں تمام پہلے انبیاء کی خوبیاں جمع ہیں اور ان کی آمد کی اللہ کے بندے، اس کے روح اور اس کے کلمہ نے (جو مریم صدیقہؓ کی طرف ڈالا گیا جن کو کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا) بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ عیسیٰ بن مریم ہیں جو ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں، دنیا اور آخرت میں باعزت ہیں، اللہ تعالےٰ کے ہاں صاحب تقرب ہیں اور جمال و رحمت کی صفات سے موصوف ہیں۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف جلال اور شدت لے کر آئے تھے۔ ان کے بعد اللہ تعالےٰ نے خاتم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال کی صفت سے موصوف کرکے مبعوث فرمایا آپ کفار پر سختی اور ایمانداروں کے حق میں رحم کرنے والے تھے آپ کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کے محاسن کا مجموعہ ہے اور آپ کی ذات تمام انبیاء کے فضائل کا مرکز صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین وعلی من تبعھم الی یوم القیامۃ۔

آفرینش مخلوق کا مقصد اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مخلوق کو پیدا کیا پھر

اپنی مشیت، حکمت اور رحمت کے آثار ان میں ظاہر فرمائے اور ان کی پیدائش کا اولین مقصد اپنی عبادت قرار دیا جس کا معنی یہ ہے کہ مخلوق کو خالق کی معرفت اور محبت حاصل ہو اور اس سے اس طرح کا لگاؤ پیدا ہو جائے۔ کہ ایسا لگاؤ مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ نہ ہو چنانچہ اللہ تعالےٰ جس کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق ارزانی کرتا ہے اسے اپنی رحمت اور علم سے نوازتا ہے، اپنے اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا کو سمجھنے کی قوت بخشتا ہے اس کے دل کو خشیت، خشوع وخضوع اور ذوق عبادت سے لبریز کر دیتا ہے اور انابت الی اللہ کا وہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ اس کو ہر وقت اسی کا دھیان اور اسی کا شوق ہوتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ سے وہ محبت پیدا ہو جاتی ہے جو پرندوں کو اپنے گھونسلوں اور بچے کو اپنی ماں سے ہوتی ہے (کہ وہ اللہ تعالےٰ ہی کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھتا ہے) وہ اپنے خالق کی عبادت میں ایسی لذت اور محبت محسوس کرتا ہے جو اسے ماسوا اللہ سے غافل کر دیتی ہے۔ اب وہ اسی سے ڈرتا ہے۔ اور اسی کی طرف رغبت کرتا ہے، اس کی اطاعت اللہ تعالےٰ کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے جو دنیا اور آخرت کا مالک ہے، پہلوں اور پچھلوں کا مربی ہے روز جزا کا حاکم ہے ہر نظر آنے والی اور ہر آنکھوں سے اوجھل چیز پیدا کرنے والا ہے، غائب اور حاضر کو جاننے والا ہے جس چیز کا ارادہ کرتا ہے کلمہ کن سے پیدا کر لیتا ہے وہ (موحد شخص) کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھیراتا۔ جس طرح کہ مشرکین نے دوسری چیزوں کو اللہ تعالےٰ کا شریک بنایا اور ان سے ایسی محبت کی جیسی اللہ تعالےٰ سے کرنی چاہیئے۔ مگر ایمانداروں کی بے پایاں محبت اللہ تعالےٰ سے ہی ہوتی ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة) وہ اس کے بغیر کسی کو اپنا دوست نہیں سمجھتا اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی فرشتہ، کسی نبی اور کسی صدیق کو اپنا شفیع نہیں بناتا کیونکہ

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ	زمین اور آسمان میں رہنے والا ہر شخص اپنی عبودیت
وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ	کا اظہار کرتا ہوا اللہ تعالےٰ کے پاس حاضر ہوگا۔
عَبْدًا ۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ	اس نے ان سب کو شمار کر رکھا ہے اور گن لیا ہے
عَدًّا ۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اس لیے قیامت کے دن ہر شخص اس کے پاس

فسردگا (۱۹، ۹۲/۹۵) اکیلا اکیلا آئے گا۔

جب بندہ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ تعلق ہو جاتا ہے تو وہ اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے اسے ہدایت بخشتا ہے اور حق کی طرف جس میں دوسرے لوگ اختلاف میں پڑے ہوتے ہیں اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ فانہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

دنیا میں شرک کی ابتدا اور حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور جناب نوح علیہ السلام سے پہلے تمام لوگ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح توحید پرست تھے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ بعد میں انہوں نے اپنی طرف سے شرک کی ابتدا کی، بتوں کو پوجنا شروع کیا اور ایسی ایسی چیزوں کو خدا تعالیٰ کا شریک بنایا جن کے شریک ہونے کے بارہ میں نہ اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب نازل فرمائی اور نہ کوئی رسول بھیجا۔ ملحدانہ فلسفہ اور خیالاتِ فاسدہ کی بنا پر چند شبہات تھے جو ان کی گمراہی کی باعث ہوئے۔ بعض نے آسمانی کواکب، فلکی درجات اور ارواح علویہ کی عبادت شروع کر دی۔ بعض انبیاء اور صلحاء کی تصویریں بنا کر پوجنے لگے۔ کچھ لوگ ارواح خبیثہ، جنوں اور شیطانوں کی ہیکلوں کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ بعض نے کوئی اور طریقہ اختیار کیا یعنی طریقِ کار میں اختلاف تھا مگر مقصد سب کا ایک ہی تھا اللہ تعالیٰ سے اعراض اور غیر اللہ کی پرستش۔

یہ لوگ زیادہ تر اپنے رؤسا کی تقلید کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ سے منحرف تھے یہ حالات تھے جن میں خداوند کریم نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دیں اور اس کے سوا دوسری چیزوں کی پرستش سے منع کریں خواہ وہ ان کی پرستش اس غرض سے کرتے ہوں کہ یہ ہمیں خدا کے نزدیک کر دیں گے اور مصیبت میں کام آئیں گے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار سال ان کی اصلاح میں مصروف رہے مگر جتنی زیادہ کوشش کی نتیجہ اتنا ہی حوصلہ شکن اور روح فرسا نکلا قوم اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئی بالآخر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملی انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن (۱۱: ۳۶) (آپ کی قوم سے جو ایمان لا چکے

لا چکے اب کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا) تو نوح علیہ السلام نے تنگ آکر قوم کے حق میں بددعا کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو غرق کر دیا اور صفحہ ہستی سے ان کا وجود ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ان کے بعد پے درپے رسول آئے اور اپنا اپنا فریضہ ادا کر کے دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت ایک دفعہ پھر زمین پر شرک اور لادینی کی گھنگھور گھٹا چھا گئی اور مشرق سے لے کر مغرب تک فرعونوں اور نمرودوں کی حکومت قائم ہو گئی ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے امام الموحدین حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے لوگوں کو کفر و شرک چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی، بتوں اور کواکب کی عبادت سے منع کیا اور اپنی توحید پرستی کا ان الفاظ میں اعلان کیا۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (۶ : ۷۹)	میں نے اپنے آپ کو زمین و آسمان کے خالق خداوند کریم کے سپرد کر دیا ہے لہٰذا میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں سمجھتا۔

اور غیر مبہم الفاظ میں اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمُ الْاَقْدَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ (۲۶ : $\frac{۷۵}{۸۲}$)	سنو! تم اور تم سے پہلے تمہارے آباؤ اجداد جن چیزوں کی پرستش کرتے رہے ہیں انہیں اپنا دشمن سمجھتا ہوں۔ صرف رب العالمین ہی میرا معبود ہے۔ اسی نے مجھے پیدا کیا اور سیدھے راہ پر چلنے کی توفیق بخشی وہی میرے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کرتا ہے جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا عطا کرتا ہے مرنے کے بعد وہی مجھے جلائے گا اور اسی سے امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ معاف کرے گا۔

ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین نے مل کر اپنی قوم سے اس طرح بھی خطاب کیا

إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (۶۰ : ۴)

ہم تم سے اور ان تمام چیزوں سے جن کی تم اللہ تعالےٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت قائم ہو گئی ہے مگر یہ کہ تم اللہ تعالےٰ وحدہ پر ایمان لے آؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد آنے والے نبی بعد میں آنے والے تمام رسول اور انبیاء، ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہوئے اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خصوصیات سے نوازا ہے اور بعض کے بعض پر درجات بلند کئے ہیں اور ہر ایک کو اسی قسم کے معجزات عطا فرمائے جیسا کہ ان کے زمانہ میں ضرورت تھی۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے معجزات اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو سانپ بنا دیا اور وہ جادوگروں کے رسیوں اور لاٹھیوں سے بنائے ہوئے سب سانپ نگل گیا۔ نیز اس کے لئے سمندر کو چیر کر قبائل کی تعداد کے مطابق بارہ خشک راستے پیدا کئے، اس کی دعا سے فرعون اور آلِ فرعون پر ٹڈی، مینڈک اور خون کا عذاب نازل فرمایا اور بنی اسرائیل کے لئے سفید بادل کا سائبان بنایا جو ان کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ ان کی خوراک کے لئے ہر صبح من و سلوا اتارا۔ جب ان پر پیاس کا غلبہ ہوتا تو موسےٰ علیہ السلام پتھر پر لاٹھی مارتے اور پانی کے بارہ چشمے جاری ہو جاتے ہر ایک قبیلہ اپنے اپنے چشمہ سے پانی حاصل کرتا۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کے معجزات موسےٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء پیدا ہوئے کسی نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے مُردے زندہ کئے تو کسی کے ہاتھ پر بیماروں نے صحت پائی بعض کو اللہ تعالےٰ نے اپنے غیب سے جو کچھ چاہا بتایا بعض کے لئے اپنی مخلوقات کو مسخر کیا اور کسی کو انواع و اقسام کے معجزات سے نوازا یہ وہ حقائق ہیں جن پر تمام اہل مذاہب کا اتفاق ہے اور یہود اور

نصاریٰ کی کتابوں میں موجود ہیں، اشعیاء، ارمیاء، دانیال، حبقوق، داؤد اور سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم السلام کے صحف میں ان کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں شاہانِ اسرائیل کے سفرنامے عبرتناک واقعات کے تذکرہ سے بھی بھرے پڑے ہیں۔

بنی اسرائیل کی تلون مزاجی اور ان پر حضرت داؤد علیہ السلام کی لعنت | بنی اسرائیل ایک سخت دل اور معصیت پسند قوم تھی کبھی انہوں نے خدا کی عبادت کی تو کبھی بتوں کی پرستش کی طرف لپکے۔ ایک دفعہ نبیوں کے قتل کے درپے ہوئے تو دوسری دفعہ معمولی حیلوں بہانوں سے محرمات کا ارتکاب کیا، ان کے ان متضاد اعمال سے تنگ آکر داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی اس کے نتیجہ میں بیت المقدس کی تخریب واقع ہوئی جس کو مختلف ادیان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

عیسٰے علیہ السلام کی بعثت اور نبی آخر الزماں کی آمد کی بشارت | انبیاء بنی اسرائیل کے آخر میں اللہ تعالٰے نے حضرت عیسٰی بن مریمؑ کو مبعوث فرمایا اور اسے اور اس کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ بنایا یعنی اسے بغیر باپ کے پیدا کر کے خلقت انسانی کے چار طریقے مکمل کئے (۱) آدم علیہ السلام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر (۲) حوا کو ماں کے بغیر (۳) عیسٰے علیہ السلام باپ کے بغیر (۴) اور باقی جملہ انسانوں کو ماں باپ کے اختلاط سے پیدا کیا۔ اللہ تعالٰے نے عیسٰے علیہ السلام کو بہت سے واضح معجزے عطا فرمائے۔ مردوں کو زندہ، مادر زاد اندھوں اور پھلبہری کے مریضوں کو اچھا کرنے کی قوت بخشی، لوگ کیا کھاتے ہیں اور کیا پس انداز کرتے ہیں اس کا علم دیا۔ عیسٰے علیہ السلام نے بھی انبیاء سابقین کی طرح لوگوں کو اللہ تعالٰے کی عبادت کی دعوت دی پہلے رسولوں کی تصدیق کی اور ایک آخر الزمان نبی کی آمد کی خوشخبری دی۔

عیسٰے علیہ السلام کے بارہ میں لوگوں کا اختلاف | بنی اسرائیل ایک نہایت سرکش اور متمرد قوم تھی مگر عیسٰے علیہ السلام نرم مزاج، رحم دل، عفو دوست اور خطا کاروں سے درگذر کرنے والے تھے۔ ان کے متبعین بھی یہودیوں کی نسبت نرم دل اور شفیق تھے، ان میں بڑے عالم بھی تھے اور خدا ترس صوفی بھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے متعلق لوگ تین گروہوں میں بٹ گئے

(۱) ایک گروہ نے کفر اختیار کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی نہ صرف تکذیب ہی کی بلکہ (نعوذ باللہ) اس کو ولد زنا قرار دیا۔ ان کی والدہ پر تہمت باندھی اور یوسف نجار کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات کا افسانہ وضع کیا ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ شریعت تورات منسوخ نہیں ہوئی اور ان کے انبیاء کو قتل کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے کوئی حکم منسوخ نہیں کیا (اور یہ یہودی تھے) دوسرے گروہ نے مسیح علیہ السلام کے حق میں غلو کی راہ اختیار کی، ان کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا۔ اور کہا کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی لباس زیب تن کر لیا ہے، رب العالمین خود زمین پر اترا اور اپنے بیٹے مسیح کو اس لئے زمین پر اتارا کہ اسے سولی دی جائے اور آدم علیہ السلام کے گناہ کے کفارہ میں قتل کر دیا جائے۔ ان لوگوں نے معبودِ حقیقی کو جو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے نہ کسی کا باپ ہے، نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے باپ بنا دیا اور اس کے لئے اولاد ثابت کر دی[1]

اللہ تعالےٰ کے متعلق ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ زندہ ہے علم اور قدرت رکھنے والا ہے ایک جوہر ہے جس کے تین اقنوم ہیں، ان میں سے ایک اقنوم نے جو کلمہ اور علم سے تعبیر ہے بشریت کا لبادہ اوڑھ لیا ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ ایک اقنوم کا دوسرے دو اقنوموں سے انفصال اسی وقت ممکن ہے جب ان تینوں کو الگ الگ جدا گانہ معبود تسلیم کیا جائے مگر عیسائی اس کے قائل نہیں ہیں "ایک میں تین اور تین میں ایک" ان کا وہ پریشان کن عقیدہ ہے جو کسی عقلمند انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا، انجیل اور اس سے پہلے کی کتابوں کے چند متشابہ کلمات کے سوا ان کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ پھر ان متشابہ کلمات کی خود انجیل اور اس سے قبل کی کتابوں نے خود ہی تشریح بھی کر دی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح علیہ السلام خدا کے بندے تھے اسی کی عبادت کرتے تھے اور اسی کے سامنے فریاد کرنے اور گڑگڑانے میں اپنا فخر سمجھتے تھے

دین کی حقیقت | اصل دین اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا ہے چنانچہ خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

---

[1] شیخ الاسلام رح نے یہ پوری بحث الجواب الصحیح ص۱۸۱ جلد ۳ وغیرہ میں لکھدی ہے۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ (مشکوٰۃ)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار نہ کریں میں ان سے جنگ جاری رکھوں

نیز فرمایا

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی ابن مریم فانما انا عبد فقولوا عبد اللہ و رسولہ (مشکوٰۃ)

یعنی جس طرح عیسائیوں نے عیسٰی بن مریم کی تعریف میں غلو کیا میری تعریف میں غلو نہ کرنا یقیناً میں اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوں میری نسبت یہی کہو کہ "میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"

معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور انبیاء کرام کی رسالت کے اقرار کا نام دین ہے یہی وجہ ہے کہ براہمن وغیرہ مشرکین جو رسولوں کی نبوت کے منکر ہیں اور انبیاء کے متعلق ان کے عقائد فاسد ہیں اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اس کی توحید کا اقرار کرنے کے باوجود مشرک اور کافر ہی کہلائیں گے۔

عیسائیوں کی مذہبی حالت

توحید میں تثلیث اور رسالت میں اتحاد کے قائل عیسائیوں کے مذہب میں بنیادی خرابی پیدا ہو چکی ہے جس کے فساد کو اسلام نے (جس پر لوگوں کی تخلیق ہوئی) اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں نے کھول کر بیان کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے چوٹی کے عالموں، پادریوں اور صوفیوں میں سے جب کوئی شخص قابلِ رشک اور ممتاز مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنے دین سے بیزار ہو جاتا ہے۔ بادشاہ اور عوام کے سامنے صرف اپنی ریاست اور مالی وظائف بحال رکھنے کے لئے بطورِ نفاق عیسائیت کا اظہار کرتا ہے چنانچہ بیت المقدس کے ہیڈ پادری ابن الیوری، دمشق کے بڑے پادری ابن القف اور قسطنطنیہ کے پوپ سب کا یہی حال ہے جب کوئی صاحبِ فضل و کمال ان بڑے بڑے پادریوں، پوپوں اور مذہبی راہنماؤں سے مذہب کے متعلق تبادلۂ خیالات کرتا ہے تو یہ اس کے سامنے صاف صاف اقرار کرتے ہیں کہ وہ عیسائیت کے عقیدے پر قائم نہیں ہیں جس طرح بادشاہ اور اغنیاء اپنی اپنی حکومت اور اپنی اپنی دولت و ثروت کو بچانے کے لئے بظاہر عیسائیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں اسی طرح ہم بھی

اپنی ریاست اور رسم و رواج کو قائم رکھنے کے لیئے اس مذہب سے چپکے ہوئے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ان کے اکثر فضلاء علم دین کی بجائے زیادہ تر توجہ منطق حساب، ہیئت اور نجوم وغیرہ علوم پر مرکوز رکھتے ہیں جو علم ریاضی کے مختلف شعبے ہیں یا علم طبعی میں سے طب اور معرفت ارکان کے حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں یا پھر بے دین فلاسفہ کے طریق پر جن کی اصلاح کے لیئے جد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے الٰہیات میں بحث و تمحیص کرتے ہیں غرض انہوں نے مسیح علیہ السلام ان سے پہلے اور ان سے بعد آنے والے انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے دین کو پس پشت ڈال دیا ہے اور بادشاہوں اور عوام کو خوش کرنے کے لیئے رسمی طور پر چند باتوں کا نام مذہب رکھ لیا ہے۔

عیسائی راہبوں کی تلبیسات | یہ حال تو ان کے چوٹی کے علماء اور پادریوں کا ہے اب ان کے راہبوں اور صوفیوں کا ذکر سنیئے انہوں نے عوام کو پھانسنے کے لیئے طرح طرح کے مکر و فریب اور قسم قسم کے حیلوں بہانوں کے جال پھیلا رکھے ہیں جو عاقل اور سمجھدار آدمی سے مخفی نہیں ہیں۔ بڑے بڑے فضلا نے ان راہبوں کی مکاریوں کو طشت از بام کرنے کے لیئے کتابیں تصنیف کی ہیں اور عوام کو ان کی فریب کاریوں سے متنبہ کیا ہے منجملہ ان کے بے شمار فریبوں کے ایک یہ ہے کہ وہ تاگے کی ڈوری کو سندروس (ایک خاص قسم کی گوند) سے روغن کر کے کسی اونچی جگہ سے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر میں لٹکا دیتے ہیں، پھر اس قدر ہوشیاری اور پھرتی سے اس میں آگ لگاتے ہیں کہ دیکھنے والے معلوم نہیں کر سکتے۔ جاہل عوام سمجھتے ہیں کہ یہ آگ آسمان سے آئی ہے اور راہب کی کرامت کا زندہ نشان ہے۔ اسی طرح وہ سمندر میں آگ لگا دیتے ہیں یہ ایک راہب کی ایجاد ہے جسے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس راہب اور اس کے ساتھیوں نے اس کی ایجاد کا اقرار کیا ہے۔ تمام مذاہب کے محققین اس پر متفق ہیں کہ کسی ایسے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جائز نہیں جس کے حق اور صحیح ہونے کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے یہ منافقین جانتے ہیں کہ وہ جن من گھڑت معجزات کو حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً مصنوعی آگ کا اتارنا، صلیب کا ہوا میں معلق کرنا۔ مسیح علیہ السلام، ان کی والدہ اور دوسرے بزرگوں کی شکل پر بنائی ہوئی تصویروں کا رونا وغیرہ ذالک

من الخرافات۔ یہ سب چیزیں دنیا کے ہر عقلمند انسان کے نزدیک جھوٹ اور بہتان ہیں اور تمام انبیاء وصلحا اس قسم کی جملہ افتراپردازیوں، بےہیتیاد شعبدہ بازیوں اور جادوگروں کی بے حقیقت سحر طرازیوں سے بری الذمہ ہیں۔

یہود ونصاریٰ کی افراط وتفریط | پھر عیسائیوں نے اس شریعت میں جس کی اتباع ان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرض ہے اپنے سے پہلے گروہ یہود کی مخالفت کی حالانکہ ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ بجز ان چند مسائل کے جو مسیح علیہ السلام نے منسوخ کر دیئے ہیں احکام تورات کے پابند ہیں۔ یہود نے انبیاء کے متعلق تفریط کی راہ اختیار کی اور ان میں سے کئی نبی قتل کر ڈالے۔ عیسائی افراط کے مرتکب ہوئے اور نہ صرف ان کی عبادت کی بلکہ ان کی تصویریں بنا کر پوجنے لگے یہود نے کہا اللہ تعالےٰ نے جو دین جاری کر دیا ہے وہ کسی وقت اور کسی نبی کے ذریعہ منسوخ نہیں ہوسکتا عیسائیوں نے کہا کہ ہمارے علماء اور صوفیوں کو اختیار ہے کہ جو حکم چاہیں بدل دیں اور جس چیز کو چاہیں حرام کردیں چنانچہ وہ گنہگاروں پر اپنی طرف سے مختلف عبادتیں لازم کر دیتے ہیں اور گناہ کی معافی کا سرٹیفکیٹ دے دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا دعوےٰ ہے کہ وہ عورت میں مقدس روح پھونک سکتے ہیں، خوشبو اور بخور کی قربانی دیتے ہیں

یہود نے کہا ہم پر بہت سی چیزیں حرام ہیں مگر عیسائیوں کے ہاں مچھر سے لے کر ہاتھی تک سب کچھ حلال ہے جسے چاہیں کھائیں اور جسے چاہیں ترک کر دیں۔

یہود کے نزدیک تمام نجاستیں مغلظ ہیں حتیٰ کہ وہ ایام حیض میں عورتوں کے ساتھ کھانا پینا اور بیٹھنا اٹھنا حرام سمجھتے ہیں مگر عیسائیوں کے نزدیک کوئی چیز نجس نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ختنہ نہیں کرتے، جنابت کا غسل اور نجاست کو پاک کرنا ضروری نہیں سمجھتے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواری احکام تورات کی پابندی کیا کرتے تھے۔ عبادت کے وقت مشرق کی طرف منہ کرنا علیہ سے ثابت نہیں ہے اور نہ حواریوں نے اس کا حکم دیا ہے بلکہ عیسائیوں میں یہ بدعت قسطنطین یا کسی دوسرے بادشاہ نے ایجاد کی ہے اسی طرح صلیب کی عبادت بھی قسطنطین نے اپنی رائے یا مزعومہ خواب کی بنا پر جاری کی مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں نے قطعاً اس کا حکم نہیں دیا ہے

دین حق کی پہچان اور بدعت کی حقیقت | جس دین پر چل کر انسان اللہ تعالےٰ کا تقرب

حاصل کر سکتے ہیں وہ ضرور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا چاہیئے جسے وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی معرفت جاری کرے ہر وہ طریقہ جو انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں بدعت ہے اور ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے۔ بتوں کی عبادت بھی بدعت ہی کا کرشمہ ہے اسی طرح نماز اور عبادت میں موسیقی کو داخل کرنا مسیح علیہ السلام اور حواریوں سے ثابت نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائیوں کی اکثر عبادتیں اور عیدیں ایسی ہیں جن کا حکم کسی کتاب میں نہیں اتارا گیا اور نہ ان کی تعلیم دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے کوئی نبی بھیجا ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں میں ایک فرق ہاں! بہت سی قباحتوں کے باوجود عیسائیوں میں مہربانی اور رحمدلی ضرور پائی جاتی ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے اس کے برعکس یہود میں قساوت اور دشمنی پائی جاتی ہے جسے اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے تاہم یہود باوصف اپنے عناد اور تکبّر کے عقلمندی اور تمیز سے بہرہ مند ہیں جب کہ عیسائی حق سے دور اور اللہ تعالےٰ کے راستہ سے ناواقف اور گمراہ ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے مختلف فرقے یہ دونوں قومیں (یہود و نصاریٰ) اپنے معبود اور اپنے اپنے رسول کے بارہ میں متعدد فرقوں میں بٹی ہوئی ہیں بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ لاہوت اور ناسوت ایک جوہر، ایک طبیعت اور ایک اقنوم بن گیا ہے یہ فرقہ یعقوبیہ کہلاتا ہے بعض کہتے ہیں وہ دونوں (لاہوت اور ناسوت) دو مختلف جوہر، دو مختلف طبیعتیں اور دو مختلف اقنوم ہیں انہیں نسطوریہ کہا جاتا ہے۔ بعض من وجہ متحد اور من وجہ مختلف مانتے ہیں یہ ملکانیہ کہلاتے ہیں[۱]

(باقی)

اعلان

ادارۂ "رحیق" کو ماہنامہ "رحیق" کے مندرجہ ذیل شماروں کی ضرورت ہے جن صاحب کے پاس ہوں قیمتاً عنایت فرمائیں ادارہ ممنون ہوگا۔

نومبر و دسمبر ۱۹۵۶ء، جنوری ۱۹۵۷ء، فروری ۱۹۵۷ء، مئی ۱۹۵۷ء، اگست ۱۹۵۷ء اور ستمبر ۱۹۵۷ء

---

[۱] تفصیل کے لئے الجواب الصحیح ملاحظہ فرمایئے۔